از:- امام ولی اللہ دہلویؒ

پیشہ اختیار کرنیکے متعلق ہدایات

زندگی بسر کرنے کے لیے پیشے خواہ اچھے ہوں یا بُرے مجبوراً اختیار کرنے پڑتے ہیں اور بقول عرب لکل ساقطۃ لاقطۃ (ہر ذلیل و پست کو بلند کرنے والی بھی ہوتی ہے) مگر ایک شریف و بامروّت آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ تحصیل معاش کیلئے کوئی ایسا ذریعہ اختیار کرے جس میں اس کی تذلیل و تحقیر ہو۔ انسان کی دانشمندی یہ ہے کہ وہ اپنی ضروریات زندگی کو دیکھے اور پھر ایسا پیشہ اختیار کرے جو اس کی سب ضروریات کو پورا کر سکے۔ (اور کچھ مستقبل کے لیے پس انداز بھی کر سکے) ...... عقلمند آدمی سے یہ اصول مخفی نہیں کہ کمائی کے محدود ہونے سے رزق کی تنگی پیدا ہوتی ہے اور فراخیٔ رزق سے کمائی میں وسعت آسکتی ہے اگر خاص کسب میں آدمی کو کامیابی حاصل نہ ہو تو اُس کو چھوڑ کر کسی دوسرے پیشے پر ہاتھ ڈالنا چاہیئے اور ہر مردے و ہر کارے کے اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

(البدور البازغہ مترجم صد ۱۵۱)

از:- امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

اسلام کا جامع انقلاب

دنیا میں اب تک جو انقلابات ہوئے ہیں وہ سب کے سب جزوی انقلابات تھے ان میں سے کوئی بھی ایسا انقلاب نہ تھا جو ساری انسانیت کو اپنے اندر لینے کی کوشش کرتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری امام انقلاب ہیں جن کی دعوت کل انسانیت کے انقلاب کیلئے ہے اور آپ نے اس کا سب سے اچھا نمونہ حجاز میں قائم کر کے دکھا دیا جسے دنیا اب تک اسی حیثیت سے جانتی ہے اور مانتی ہے آپ کے انقلاب میں اسوقت کی مہذب قوموں کا بڑا حصہ آگیا اور سب کو انسانیت کی خدمت کے ایک نقطہ پر جمع کر کے ان کے تعلقات ان کے خالق کے ساتھ درست کر دیئے۔ بلکہ ان کے آپس کے تعلقات بھی ٹھیک کر دیئے اب جب بھی کوئی جماعت جامع کل قومی انقلاب پیدا کرنا چاہے گی اسے آپ ہی کے پیچھے چلنا ہوگا جو جماعت اس پروگرام کے خلاف کوئی اور پروگرام لے کر اُٹھے گی وہ یا تو سرے سے ناکام رہے گی یا صرف جزوی طور پر کامیاب ہوگی۔ چنانچہ فرانس، جرمنی، ترکی اور روس (وغیرہ) کے انقلابات اس اصول کی ظاہر مثالیں ہیں۔ یہ انقلاب سب انسانی ضرورتوں کو اپنے اندر نہیں لیتے۔ جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کیے ہوئے انقلاب نے لیا تھا۔ (دستورِ انقلاب صد ۵، ۱۴۹)